سوال

جس کی طرف سے قربانی دی جارہی ہے ان سب کے نام لینا چاہیے یا نہیں ؟

جواب

قربانی کرتے وقت قربانی کرنے والے کا نام لینا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ قربانی کا جانور بکرا ، گائے ، اونٹ کو ذبح کرتے وقت دعا سے پہلے جن کی طرف سے قربانی دی جارہی ہو ان سب کے نام لینا چاہیے یا نہیں ۔ ؟ الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته ! الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد ! قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت ، جن کی طرف سے قربانی دی جارہی ہو ان سب کے نام لینا مسنون عمل ہے ۔ نبی کریم ﷺ نام لے کر ہی ذبح کیا کرتے تھے ، جیسا کہ درج ذیل دعاؤں سے ثابت ہوتا ہے ۔ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی میں دو مینڈھے ذبح کئے جو سینگوں والے ، خصی اور چتکبرے تھے ، جب آپ نے انہیں قبلہ رخ لٹایا تو یہ دعا پڑھی : إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ عَلَى مِلَّةِ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذَلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ بِاسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ » . ("سنن ابوداود : 2795، سنن ابن ماجۃ : 3121 .) {اس سے معلوم ہوا کہ قربانی کرنے والا عَنْ مُحَمَّدٍ وَأُمَّتِهِ کی جگہ اپنا نام یا جس کی طرف سے ذبح کر رہا ہے اس کا نام ذکر کرے گا ۔ } سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ مینڈھا لایا جائے جو سینگ والا تھا جس کے پیر کالے تھے ، آنکھیں کالی تھیں اور سینہ و پیٹ بھی کالا تھا ، چنانچہ وہ لایا گیا تو آپ نے اس کی قربانی کی ، جب وہ لایا گیا تو آپ نے فرمایا : عائشہ چھری لاو ، اسے پتھر پر تیز کرو ، حضرت عائشہ نے چھری تیز کر کے دی ، آپ نے اس مینڈھے کو پکڑا ، اسے لٹایا اور ذبح کرتے ہوئے یہ دعا پڑھی : بِاسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ » . پھر قربانی کے طور پر اسے ذبح کر دیا " ۔ { صحیح مسلم : 1967 خ سنن ابوداود : 2792 } ۔ مذکورہ بالا روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت ، جن کی طرف سے قربانی کی جارہی ہے ان کا نام لینا مسنون عمل ہے ۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب محدث فتوی کمیٹی